دسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بروز بدھ مورخہ 19 نومبر 2008

بابت

محکمہ جات

لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

گوجرانوالہ شہر میں عالم چوک تا گوندلانوالہ روڈ کی توسیع و مرمت اور تجاوزات کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل

***15-میاں نصیر احمد**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں عالم چوک تا گوندلانوالہ روڈ شہر کا سب سے مصروف ترین روڈ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی حالت زار عرصہ دراز سے انتہائی ناگفتہ بہ ہے، ٹوٹ پھوٹ اور تجاوزات کی وجہ سے اس روڈ پر سارا سارا دن ٹریفک بلاک رہتی ہے جس سے عوام الناس کو سخت دشواری کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت شہر کے اس اہم ترین روڈ کی تعمیر و مرمت اور تجاوزات ختم کر کے روڈ کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 24 اپریل 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

ضلع حکومت گوجرانوالہ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں عالم چوک تا گوندلانوالہ روڈ شہر کا سب سے مصروف ترین روڈ ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ اس روڈ کی حالت زار عرصہ دراز سے انتہائی ناگفتہ بہ ہے، ٹوٹ پھوٹ اور تجاوزات کی وجہ سے روڈ پر سارا دن ٹریفک بلاک رہتی ہے جس سے عوام الناس کو سخت دشواری کا سامنا ہے۔

(ج) رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں عالم چوک تا گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ کی تعمیر و مرمت کا منصوبہ شامل نہ ہے تاہم مفاد عامہ کے پیش نظر مجوزہ منصوبہ اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کر کے ضلع کونسل کی منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 21 مئی 2008)

ضلعی ناظم لاہور کی سیاسی وابستگی اور الیکشن میں عمل دخل سے متعلقہ تفصیلات

***33: میاں نصیر احمد**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ناظم لاہور کسی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں یا کسی جماعت کے رکن یا عہدیدار ہیں؟

(ب) کیا ضلع ناظم لاہور کا نام 2008 کے انتخاب میں کوئی امیدوار استعمال کرتا رہا ہے؟

(ج) کیا ضلع ناظم لاہور کسی امیدوار کی انتخابی مہم میں شریک ہوتے رہے ہیں؟

(د) کیا الیکشن کمیشن کی طرف سے کسی بھی بلدیاتی نمائندے (یونین کونسلر، یونین نائب ناظم، یونین ناظم، ٹاؤن ناظم، ٹاؤن نائب ناظم، ضلعی نائب ناظم اور ضلع ناظم) پر انتخابی مہم میں کردار ادا کرنے پر پابندی تھی؟

(ہ) اگر درج بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع ناظم لاہور کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 24 اپریل 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

(الف) تعلق پی ایم ایل (کیو) سے ہے۔

(ب) محکمہ کے ریکارڈ پر اس بارے کوئی معلومات نہ ہیں۔

(ج) محکمہ کے ریکارڈ پر اس بارے کوئی معلومات نہ ہیں۔

(د) بالکل پابندی تھی۔

(ہ) مندرجہ بالا جوابات کی روشنی میں محکمہ کے پاس کوئی ایسی دستاویزی معلومات نہ ہیں جن کی بنا پر ضلع ناظم لاہور کے خلاف کارروائی کی جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 جون 2008)

چنیوٹ شہر میں نکاسی آب کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیل

*36 (اے): سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

یکم جنوری 2004 سے آج تک تحصیل چنیوٹ شہر میں سیوریج کی مد میں کتنی رقم کن کن منصوبوں پر خرچ کی گئی ہے۔ ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 18 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 24 اپریل 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

ٹی ایم اے چنیوٹ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

یکم جنوری 2004 سے آج تک تحصیل چنیوٹ شہر میں سیوریج کی مد میں منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سیوریج کے منصوبہ جات کی تفصیل	تخمینہ لاگت	اخراجات	کیفیت
	سال 2004-05			
1-	ایکسٹینشن سکیم وڈرینج، ایم اے چوک تا ریلوے پلی غفور آباد چنیوٹ	45.00 لاکھ	41.202 لاکھ	مکمل
2-	سیوریج سکیم بہار کالونی چنیوٹ	10.00 لاکھ	8.796 لاکھ	مکمل
3-	تعمیر ریلوے کراسنگ و سیوریج محلہ رائے چند چنیوٹ	10.00 لاکھ	9.341 لاکھ	مکمل
	ٹوٹل	65.00 لاکھ	59.339 لاکھ	مکمل
	سال 2005-06			
1-	مہیا کرنے و بچھانے سیور لائن / از کونہ ٹی بی ہسپتال تا کیفے لیسین مندر روڈ چنیوٹ	5.00 لاکھ	4.10 لاکھ	مکمل
2-	تعمیر سیوریج محلہ غفور آباد چنیوٹ	15.00 لاکھ	14.57 ٠ لاکھ	مکمل
3-	تعمیر بقایا سیور بہار کالونی و سیٹلائیٹ ٹاؤن چنیوٹ	5.00 لاکھ	4.95 لاکھ	مکمل
4-	بچھانے سیور لائن از رجوعہ چوک جھنگ روڈ تا سیم نہر رجوعہ روڈ چنیوٹ	24.31 لاکھ	23.39 لاکھ	مکمل
5-	مہیا کرنے و بچھانے سیور لائن از گلی حاجی شکیل تا اکرم کریانہ سٹور صور چونگی روڈ محلہ رشیدیہ چنیوٹ	6.53 لاکھ	5.25 لاکھ	مکمل
	ٹوٹل	55.84 لاکھ	52.282 لاکھ	

	سال2006-07			
-1	بچھانے سیور لائن از رجوعہ چوک تا سیم نہر بقایا حصہ فیز:11	4.00لاکھ	3.998لاکھ	مکمل
-2	سیوریج سکیم چنیوٹ	45.00لاکھ	45.00لاکھ	مکمل
-3	ریولے کراسنگ سیوریج نزد محلہ اقبال آباد	14.00لاکھ	13.209لاکھ	مکمل
-4	تعمیر سیوریج گلی فتح العلوم	3.00لاکھ	2.411لاکھ	مکمل
-5	تعمیر سیوریج سیٹلائیٹ ٹاؤن و بہار کالونی	5.00لاکھ	3.974لاکھ	مکمل
-6	تعمیر سیوریج از جھنگ روڈ تا گھر صداقت حسین شاہ کلر سیدوالا	2.25لاکھ	2.246لاکھ	مکمل
-7	بچھائے جانے سیور از محلہ نور والا تا ڈسپوزل ورکس ٹبیانوالہ چنیوٹ	24.32لاکھ	24.280لاکھ	مکمل
	ٹوٹل	97.57لاکھ	95.118لاکھ	
	سال2007-08			
-1	بچھائے جانے سیور لائن از گرلز کالج مندر روڈ بشمول رائزنگ مین ہول	5.00لاکھ	4.998لاکھ	مکمل
-2	بچھانے سیور لائن سلارہ روڈ تا بطرف محلہ دلخشاب	3.50لاکھ	3.414لاکھ	مکمل
-3	بچھانے سیور لائن ملحقہ گلی شفاخانہ حیوانات	1.00 لاکھ	0.994لاکھ	مکمل
	ٹوٹل	9.50لاکھ	9.406لاکھ	
	کل ٹوٹل	227.91لاکھ	216.145لاکھ	

(تاریخ وصولی جواب15نومبر2008)

گھوڑے شاہ روڈ لاہور کی تعمیر نو کا مسئلہ

89*:جناب وسیم قادر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گھوڑے شاہ روڈ جو حلقہ پی پی 144 کی مین روڈ ہے آخری دفعہ کب تعمیر کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گھوڑے شاہ روڈ کاغذی طور پر کئی بار تعمیر کی گئی ہے، لیکن اس کے باوجود یہ روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اس روڈ کی تعمیر کے احکامات کب جاری فرمائے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی26اپریل2008تاریخ ترسیل 20مئی2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) گھوڑے شاہ روڈ کی تعمیر کا کام دو گروپوں میں ہے ایک گروپ کی تعمیر فروری 2007 سے جاری ہے-کارپٹ کے علاوہ باقی مکمل ہے اور دوسرے گروپ پر عنقریب کام جون 2008 سے شروع کیا جا رہا ہے- 2001 سے پہلے میونسپل کارپوریشن لاہور نے اس کی تعمیر و مرمت کا کام کیا تھا- سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ریکارڈ پر اس کی تعمیر کا کوئی اندراج نہ ہے-

(ب)یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ سڑک کاغذی طور پر کئی بار تعمیر کی گئی ہے۔لیکن یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے اس کی تعمیر شروع کر دی ہے۔

(ج)اس روڈ کی تعمیر کے پہلے احکامات فروری 2007 میں جاری ہوئے تھے انشاللہ تعمیر کا کام اگلے مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 11 نومبر 2008)

لاہور شہر میں غیر قانونی پلازوں کے خلاف کارروائی کا مسئلہ

***121: محترمہ آمنہ الفت:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے موجود ہیں،ان کی تفصیل بتائی جائے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے زیر تعمیر ہیں،ان کی تفصیل بتائی جائے ؟

(ج)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان غیر قانونی پلازوں کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 19 مئی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

(الف) درست ہے لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے موجود ہیں۔جن کی ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے:۔

راوی ٹاؤن: راوی ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے۔

شالامار ٹاؤن: ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن میں 24 غیر قانونی پلازہ نما عمارات موجود ہیں، جن کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

واہگہ ٹاؤن: واہگہ ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن: عزیز بھٹی ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے۔

داتا گنج بخش ٹاؤن:۔ ایسی زیادہ پر عمارات ٹی ایم اے داتا گنج بخش ٹاؤن کے معرض وجود میں آنے سے پہلے کی تعمیر شدہ ہیں تاہم جو تعمیرات ٹی ایم اے کے معرض وجود میں آنے کے بعد ہوئی ہیں وہ بعد ازاں منظوری نقشہ کی گئی ہیں۔

گلبرگ ٹاؤن: گلبرگ ٹاؤن کی حدود میں 36 عدد غیر قانونی پلازہ نما بلڈنگز موجود ہیں۔جن کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سمن آباد ٹاؤن: سمن آباد ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے۔

اقبال ٹاؤن:۔ ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن کی حدود میں واقع تمام پلازہ جات لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے زیر انتظام ہیں۔

ایل ڈی اے سے موصولہ رپورٹ کے مطابق ایل ڈی اے اپنے زیر کنٹرول سکیموں میں تمام زیر تعمیر اور تعمیر شدہ پلازوں کو قانونی اور ٹیکنیکل لحاظ سے معائنہ کر رہا ہے۔لاہور شہر میں ایل ڈی اے کے زیر انتظام 954 کثیر المنزلہ عمارات کی فہرست سپریم کورٹ میں جمع کروادی گئی تھی۔ان میں سے سپریم کورٹ کے کمیشن نے 45 عمارات کو انسپکشن کے بعد غیر قانونی قرار دے کر اپنی رپورٹ سپریم کورٹ میں جمع کروادی ہے۔(فہرست تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)ان عمارات پر مزید کارروائی سپریم کورٹ کے احکامات کی روشنی میں کی جائے گی۔سپریم کورٹ کا کمیشن ابھی مزید عمارات کا بھی معائنہ کر رہا ہے۔

ایل ڈی اے کی حدود میں اس وقت کوئی غیر قانونی پلازہ زیر تعمیر نہ ہے۔جب کہ آئندہ بھی اگر کوئی ایسی تعمیر ہوئی تو اس کے خلاف فوراً ایکشن لیا جائے گا۔

نشتر ٹاؤن: نشتر ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے زیر تعمیر ہیں۔رپورٹ کے مطابق راوی ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن، اقبال ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن میں کوئی غیر قانونی پلازہ زیر تعمیر نہ ہے۔البتہ شالامار ٹاؤن میں دو عدد غیر قانونی پلازہ جات زیر تعمیر ہیں، تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔گلبرگ ٹاؤن کی حدود میں بھی غیر قانونی پلازہ جات کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

داتا گنج بخش ٹاؤن کی حدود میں تعمیرات پلازہ جاری تھیں تاہم یہ تعمیرات بعد از منظوری نقشہ شروع کی گئیں تاہم جہاں کہیں بھی تعمیر کنندگان منظور شدہ نقشہ کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں ان کے خلاف سخت ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی گئی، لیکن ان تعمیرات کی بابت سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے جاری کردہ آرڈر کی وجہ سے مزید تعمیرات کا کام ہو رہا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں واضع کیا جا چکا ہے کہ راوی ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن، اقبال ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن میں کوئی غیر قانونی پلازہ زیر تعمیر نہ ہے۔البتہ شالامار ٹاؤن میں ناجائز پلازوں کے خلاف مؤثر کارروائی کا عمل جاری ہے۔جس میں پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 دفعہ 141 کے تحت پولیس اسٹیشنوں میں پرچہ جات درج کروانے کے علاوہ مسماری کی کارروائی کا عمل بھی جاری ہے۔چند عمارات کا عدالت عظمیٰ کی طرف سے قائم کردہ کمیشن برائے ہائی رائز بلڈنگز نے وزٹ بھی کر لیا ہے۔کمیشن کے فیصلہ کے بعد کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

داتا گنج بخش ٹاؤن نے غیر قانونی تعمیرات کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کرتے ہوئے ایف آئی آر کٹوائی ہیں اور عمارات کو سیل کروا دیا ہے اور مسماری کی کارروائی عمل میں لائی گئی تاہم 07-5-11 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے تین منزلہ سے زائد عمارات کی تعمیر کی اجازت دی اور ریٹائرڈ جسٹس ریاض کیانی کی سربراہی میں کمیشن مقرر کر دیا گیا جو ایسی تمام عمارت کا معائنہ کر کے اپنی رپورٹ عدالت عظمیٰ کو ارسال کرتے ہیں۔مزید کارروائی عدالت عظمیٰ کے حکم پر عمل میں لائی جائے گی۔

ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن کا ناجائز تعمیرات کے خلاف ایکشن جاری ہے اور سپریم کورٹ کا کمیشن غیر قانونی تعمیر شدہ اور زیر تعمیر پلازوں کے خلاف کارروائی کے لئے سپریم کورٹ کو بھیج رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 نومبر 2008)

لاہور شہر میں بوسیدہ عمارات کی تعداد اور ان کے خلاف کارروائی کا مسئلہ

*122: **محترمہ آمنہ الفت**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں حکومت کی طرف سے خطرناک قرار دی گئی بوسیدہ عمارات کی تعداد کیا ہے نیز یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا ان بوسیدہ عمارات کے مالکان کو کوئی نوٹس جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان نوٹسز کی روشنی میں محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 19 مئی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) لاہور شہر میں حکومت کی طرف سے خطرناک قرار دی گئی بوسیدہ عمارات کی کل تعداد 887 ہے۔جن کی تفصیل یہ ہے کہ راوی ٹاؤن میں 271، شالامار ٹاؤن میں 115، عزیز بھٹی ٹاؤن میں 85، واہگہ ٹاؤن میں 24، داتا گنج بخش ٹاؤن میں 240،

گلبرگ ٹاؤن میں 22، سمن آباد میں 186، اقبال ٹاؤن میں 17 اور نشتر ٹاؤن میں 11 عدد ہیں۔ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بوسیدہ عمارات کے مالکان کو ٹاؤنز کی جانب سے نوٹسز جاری کیے گئے ہیں اور نوٹسوں میں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خطرناک عمارات کو فی الفور خالی کروائیں یا خود انہیں گرادیں۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں ٹی ایم ایز انہیں خود مسمار کردے گی، مسماری کے علاوہ مقامی پولیس اسٹیشنوں میں پرچہ جات کا اندراج بھی کروایا جائے گا۔ کسی حادثہ کی صورت میں ٹی ایم ایز جانی و مالی نقصان کی ذمہ دار نہ ہو گی۔

(ج) جیسا کہ جزو (ب) میں وضاحت کی گئی ہے۔ جملہ ٹاؤن انتظامیہ نے نوٹسز جاری کرتے وقت مالکان / قابضان کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ اپنے زیر استعمال بوسیدہ عمارات کو فوری طور پر مرمت کروالیں یا خود مسمار کر دیں ورنہ مقامی پولیس اسٹیشنوں میں پرچہ جات درج کرائے جائیں گے۔ چونکہ (وال سٹی) اندرون شہر کا زیادہ تر علاقہ راوی ٹاؤن میں آتا ہے۔ اس سلسلہ میں راوی ٹاؤن انتظامیہ نے 271 خطرناک / بوسیدہ عمارات کے مالکان / قابضان کو نوٹسز جاری کیے ہیں۔ 48 عدد مراسلہ جات برائے اندراج مقدمہ ارسال کیے ہیں۔ 35 عدد مکانات کو جزوی / مکمل طور پر مسمار کر دیا ہے۔ ٹاؤن انتظامیہ ہر سال اپنے دفتر اور پانی والا تالاب میں خطرناک / بوسیدہ عمارات کے سلسلہ میں ایمرجنسی سنٹر قائم کرتی ہے جہاں عملہ 24 گھنٹے موجود رہتا ہے۔ دوران ایمرجنسی شکایات کو بخوبی دور کرتی ہے۔ اس کے علاوہ راوی ٹاؤن انتظامیہ اخبارات کے ذریعے بھی عوام الناس کو اپنی اپنی عمارات کو مرمت کرنے کی ہدایات جاری کرتی ہے۔

لاہور شہر میں حکومت کی طرف سے خطرناک قرار دی گئی بوسیدہ عمارات کی کل تعداد 887 ہے۔ ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- راوی ٹاؤن (47 خطرناک + 224 مرمت طلب) = 271 اندرون شہر

2- شالامار ٹاؤن :115، وسن پورہ، باغبانپورہ، چاہ میراں، ساہواڑی، فیض باغ اور مصری شاہ

3- عزیز بھٹی ٹاؤن: 85، ہربنس پورہ، ہربنس پورہ پنڈ، فتح گڑھ، داروغہ والا، جہانگیر روڈ، دربار غازی پیر، گنج بازار مغل پورہ، کوٹلی پیر عبدالرحمان، ساہوواڑی، الفیصل ٹاؤن، غازی آباد، ڈرائی پورٹ اور علامہ اقبال روڈ دھرم پورہ،

4- واہگہ ٹاؤن: 24، شادی پورہ پنڈ، محمود بوٹی، سلامت پورہ اور منہالہ خورد

5- داتا گنج بخش ٹاؤن: 240، بلال گنج، مین بازار داتا دربار، موہنی روڈ، شاہ جہاں روڈ، نیو انار کلی، پرانی انار کلی، ایڈورڈ روڈ، اردو بازار، موچی گیٹ، گوالمنڈی `ریلوے روڈ، میوہ منڈی، فلیمنگ روڈ، سرکلر روڈ، چوک دال گراں، برانڈرتھ روڈ، لہذا بازار، بیڈن روڈ، لکشمی چوک، قلعہ گجر سنگھ۔ عبدالکریم روڈ، منٹگمری روڈ، مزنگ، سنت نگر، دیوسماج روڈ، راج گڑھ۔ سلام پورہ، سانده، سادات پارک وغیرہ

6- گلبرگ ٹاؤن: 22، گڑھی شاہو، بی بی پاک دامن، میکلوڈ روڈ، نکلسن روڈ، محمد نگر، شالیمار لنک روڈ، پیکو روڈ، ٹاور سٹریٹ کوٹ لکھپت، بہار کالونی، لیاقت آباد

7- سمن آباد ٹاؤن، 186، شام نگر، چوبرجی، گلشن راوی، بند روڈ، نونار یاں، شیرا کوٹ، بابو صابو، جعفریہ کالونی، سوڈی وال، یتیم خانہ بند روڈ، نیو اسلامیہ پارک، پیر غازی روڈ اچھرہ، پکی ٹھٹھی، سمن آباد، نواں کوٹ، مزنگ، رحمان پورہ، اولڈ مسلم ٹاؤن

8- اقبال ٹاؤن: 17، چوک یتیم خانہ، بند روڈ، ملتان روڈ، کوٹ محمدی، ڈھولنوال، پنڈ نیاز بیگ، رائے ونڈ

9- نشتر ٹاؤن: 11، چونگی امر سدھو، گرین بلڈنگ، فیروز پور روڈ، قینچی امر سدھو، شیروانی کالونی

<u>(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2008)</u>

<u>ٹی ایم اے ہارون آباد 06-2005، 07-2006 کا بجٹ و استعمال</u>

<u>253: جناب شوکت محمود بسرا:</u> کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ہارون آباد کا سال 06-2005، 07-2006 میں سالانہ ترقیاتی فنڈز کتنا تھا؟

(ب) کیا یہ مختص فنڈ سارے کا سارا خرچ ہو گیا تھا اگر کچھ حصہ Lapse ہو گیا تھا تو کتنا؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سالانہ ترقیاتی فنڈز لیپس (Lapse) ہونے کا ذمہ دار کون ہے، کیا حکومت ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2008 تاریخ ترسیل 31 مئی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ہارون آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ہارون آباد کا سال 06-2005 بجٹ میں مبلغ 29.893 ملین روپے اور 07-2006 بجٹ میں مبلغ 53.594 روپے فنڈ تھا۔

(ب) 83.487 ملین روپے میں سے 72.029 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں اور 11.458 ملین رپے 08-2007 سال میں Liability میں رکھے گئے ہیں کچھ سکیمیں ابھی شروع نہ ہوئی ہیں حکومت کی طرف سے ابھی نئے کام شروع کرنے پر پابندی ہے پابندی ختم ہونے پر یہ سکیمیں مکمل کروائی جائیں گی۔

(ج) ٹی ایم اے گرانٹ Lapse نہ ہوئی ہے نئی سکیموں پر پابندی ختم ہونے پر یہ رقم بھی خرچ کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جولائی 2008)

لاہور-یوسی 37 مین بازار کی سڑک کی تعمیر نو کا مسئلہ

*261: جناب وسیم قادر: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ زراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مسلم آباد یوسی 37 کا مین بازار نیو کرول بازار عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور بارشوں میں پانی دوکانوں کے اندر چلا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت مسلم آباد بازار کی سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(تاریخ وصولی 13 مئی 2008 تاریخ ترسیل 31 جون 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) مسلم آباد یوسی 37 کا مین بازار نیو کرول بازار واقعی عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ بارش کے دنوں میں دوکانداروں اور گزرنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ب) مین بازار کرول کی تعمیر کا منصوبہ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن واہگہ ٹاؤن کے حالیہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 08-2007 میں شامل نہ ہے۔ مذکورہ بازار کی تعمیر نو پر تقریباً ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ جس کا ٹاؤن ہذا متحمل نہ ہے۔ اگر مناسب فرمائیں تو مذکورہ منصوبہ کی تعمیر کی ذمہ داری محکمہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو سونپ دی جائے یا واہگہ ٹاؤن کو گورنمنٹ کی جانب سے سپیشل گرانٹ کے اجرائے سے تعمیر کی جا سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم نومبر 2008)

ضلع جھنگ-سیکرٹری یونین کونسلز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***334: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کتنی یونین کونسلز ہیں ان یونین کونسلز کے سیکرٹریز کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے؟

(ب) یکم جنوری 2004 سے آج تک ضلع جھنگ میں کتنے سیکرٹریز یو سی کس کس گریڈ میں بھرتی ہوئے، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے میرٹ پر اور کتنے بغیر میرٹ بھرتی ہوئے؟

(د) اگر یہ تمام بھرتی بغیر میرٹ ہوئی ہے تو کیا حکومت یہ تمام تقرریاں منسوخ کرکے از سر نو میرٹ پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2008 تاریخ ترسیل 4 جون 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

(الف) ضلع جھنگ میں 128 یونین کونسلز ہیں ہر یونین کونسل میں بی ایس 11 کی دو اور بی ایس 7 کی ایک پوسٹ منظور شدہ ہے۔

(ب) حکومت کی پالیسی 2004 کے مطابق 70 سیکرٹری (سی ڈی) بی اے سیکنڈ ڈویژن، 20 سیکرٹری (ٹیکنیکل) میٹرک سیکنڈ ڈویژن سول ڈپلومہ ہولڈر بتاریخ 07-11-16 کو سکیل نمبر 11 میں تعینات کئے گئے، تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے۔

(د) تمام بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 جولائی 2008)

لاہور-ناظم شالیمار ٹاؤن و راوی ٹاؤن کے زیر استعمال گاڑیاں و دیگر تفصیلات

***405: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ناظم، راوی ٹاؤن اور شالیمار ٹاؤن کے ماتحت کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں انکے نمبرز ماڈل اور قیمت خرید بتائیں؟

(ب) اس وقت ناظم شالیمار ٹاؤن کے استعمال میں ذاتی کتنی گاڑیاں ہیں اور سال 2007 سے آج تک پیٹرول اور مرمت کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ناظم شالیمار ٹاؤن کا ماہانہ اعزازیہ کتنا ہے؟

(د) قانون کے مطابق ٹاؤن ناظم کتنی سرکاری گاڑیاں استعمال کر سکتا ہے؟

(ہ) یکم جنوری 2007 سے آج تک کتنی گاڑیاں خرید کی گئیں انکی قیمت خرید نمبرز اور ماڈل کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2008 تاریخ ترسیل 18 جون 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) ناظم شالامار ٹاؤن اور راوی ٹاؤن کے ماتحت صرف ایک ایک گاڑی ہے ان کے نمبرز، ماڈل اور قیمت خرید حسب ذیل ہے:-

1-راوی ٹاؤن

گاڑی نمبر 8889 ایل ڈبلیو جے	ماڈل 2005	قیمت خرید-/830000

2-شالامار ٹاؤن

گاڑی نمبر 222 ایل ڈبلیو ایم	ماڈل 2005	قیمت خرید -/859000

(ب) ناظم شالامار ٹاؤن کے ذاتی استعمال میں صرف ایک گاڑی ہے جو جنوری 2007 سے مئی 2008 تک پیٹرول کی مد میں مبلغ 580000 روپے خرچ ہوئے ہیں اور مرمت وغیرہ پر 42550 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) ناظم شالامار ٹاؤن کا ماہانہ اعزازیہ 8000 روپے مقرر ہے۔

(د) قانون کے مطابق ٹاؤن ناظم صرف ایک گاڑی استعمال کر سکتا ہے۔

(ہ) یکم جنوری 2007 سے آج تک شالامار ٹاؤن اور راوی ٹاؤن نے کوئی سرکاری گاڑی نہ خریدی ہے۔لہذا تفصیل بتانا ممکن نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 جولائی 2008)

لاہور-ناظم گنج بخش ٹاؤن و اقبال ٹاؤن کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*406: **محترمہ راحیلہ خادم حسین**: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ناظم گنج بخش ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن کے ماتحت کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں انکے نمبرز ماڈل اور قیمت خرید بتائیں؟

(ب) ٹاؤن ناظم گنج بخش اور اقبال ٹاؤن میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں انکے نمبرز، ماڈل، قیمت، خرید اور 2007 سے آج تک پٹرول کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ٹاؤن ناظم کا ماہانہ اعزازیہ کتنا ہے؟

(د) قانون کے مطابق ناظم کتنی گاڑیاں استعمال کر سکتا ہے؟

(ہ) یکم جنوری 2007 سے اب تک سرکاری گاڑیوں کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2008 تاریخ ترسیل 18 جون 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) ناظم داتا گنج بخش ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن کے ماتحت صرف ایک ایک گاڑی ہے۔ان کے نمبرز ماڈل اور قیمت خرید حسب ذیل ہے:-

1-داتا گنج بخش ٹاؤن

گاڑی نمبر 682 ایل ڈبلیو ڈی	ماڈل 2006	قیمت خرید -/809000

2-اقبال ٹاؤن

گاڑی نمبر 1805 ایل ڈبلیو کے	ماڈل 2006	قیمت خرید -/859000

(ب) ناظم داتا گنج بخش ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن میں جتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان کے ماڈل، نمبرز، قیمت خرید اور 2007 سے آج تک پٹرول کی مد میں جتنا خرچہ ہوا اسکی تفصیل تتمہ "الف" اور تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹاؤن ناظم کا اعزازیہ مبلغ -/8000 روپے ماہانہ مقرر ہے۔

(د) قانون کے مطابق ٹاؤن ناظم صرف ایک گاڑی استعمال کر سکتا ہے۔

(و)یکم جنوری 2007 سے آج تک سرکاری گاڑیوں پر جتنا خرچہ آیا ہے اس کی ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے:-

1-داتا گنج بخش ٹاؤن 3625025/-

2- اقبال ٹاؤن 2105194/-

(تاریخ وصولی جواب 11-نومبر 2008)

راولپنڈی شہر میں آبادی کے تناسب سے قبرستانوں کی کمی

*435:راجہ حنیف عباسی ایڈووکیٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی شہر میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب سے قبرستان بہت کم ہیں؟

(ب) اگر ہاں تو کیا حکومت یہاں نئے قبرستان بنانے کے ضمن میں کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2008 تاریخ ترسیل 19 جون 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ راولپنڈی سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) یہ درست ہے کہ روز بروز آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کے تناسب سے قبرستان بہت کم ہیں-

(ب) ٹی ایم اے، راولپنڈی نے قبرستان کے لئے 1000 کنال اراضی موضع رکھ دھمیال میں مورخہ 03-02-99 زیر انتقال نمبر 2 محکمہ جنگلات حصول کی جس میں باقاعدہ جنازگاہ اور چار دیواری تعمیر کی ہے، مورخہ 3-2-99 کے بعد حکومت پنجاب کی جانب سے مزید قبرستان کی اراضی کے حصول کے لئے کوئی خصوصی فنڈ مہیا نہ کئے گئے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 7 ستمبر 2008)

*524:چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کونسل پاکپتن نے 2001 سے 31 مئی 2008 تک کون کون سے سی سی بیز بنائے ہیں انکے نام وپتہ جات اور کتنی کتنی رقم ادا کی گئی ہے؟

(ب) تحصیل کونسل کی ایک سی سی بی نے کتنے waiting sheds بنائے ہیں اور ان شیڈز کی Specifications کیا ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) سی سی بی کا کتنا پیسہ 31 مئی 2008 کو ضلع حکومت پاکپتن کے پاس پڑا ہے- سی سی بی کے کتنے اور کون کون سے بورڈز ضلع حکومت پاکپتن نے یکم جولائی 2001 سے 31 مئی 2008 تک بنائے یا منظور کئے ہیں اور ان کیلئے فنڈز ریلیز کئے گئے ہیں- انکی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) محکمہ لوکل گورنمنٹ نے کون سا ایسا نظام وضع کیا ہے، جس میں قومی پیسہ کا ضیاع تحصیل کونسل وضلعی حکومت میں روکا جا سکتا ہے؟

(ہ) ضلعی حکومت پاکپتن کا ترقیاتی بجٹ سال 08-2007 کتنا تھا اس میں کون کون سی ترقیاتی سکیمیں شامل ہیں-انکی مالیت کتنی کتنی تھی اور سال 08-2007 میں کتنے منصوبے منظور کر کے شروع کرائے گئے-کب ٹینڈرز ہوئے-ان کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(و) کیایہ درست ہے کہ ضلعی حکومت پاکپتن نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے اپنے پاس موجود ترقیاتی بجٹ سے کہیں زیادہ مالیت کے منصوبے شروع کروادیئے جبکہ ان کے پاس اتنے فنڈز ہی نہ تھے اور اس طرح قومی پیسے کے ضیاع کا سبب بنے ہیں ان کے احتساب کیلئے کیا گیا ہے ؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2008 تاریخ ترسیل 18 جون 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

ضلعی حکومت / تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن پاکپتن سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) تحصیل کونسل پاکپتن شریف میں 2001 سے 31 مئی 2008 تک سی سی بیز کے 32 منصوبہ جات پر کام ہوا جن پر مبلغ 57042106 روپے خرچ کئے گئے، تخمینہ لاگت 58647120 روپے تھا تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل کونسل پاکپتن شریف میں 2001 سے 31 مئی 2008 تک مسافروں کی سہولت کے پیش نظر مختلف سڑکات پر 93 ویٹنگ شیڈز بنانے کی منظوری دی، جس کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ویٹنگ شیڈز کی درج ذیل Specification کے مطابق چیف انجینئر، محکمہ لوکل گورنمنٹ سے باقاعدہ پیشگی منظور کروائے گئے۔

1- 16 SWG Steel Squere Piler (6" x 6")

2- 2 Ply Roof Fiber Glass

3- Steel Frame

4- Floor Tuff Pavers

5- Bench Brick Work & Marble

(ج) ضلعی حکومت پاکپتن کے پاس مورخہ 31-05-2008 تک مبلغ 280.777 ملین روپے سی سی بیز کی مد میں موجود ہیں۔یکم جولائی 2001 سے اب تک 276 بورڈز رجسٹر ہوئے ہیں اور جن میں سے 18 سی سی بیز کے لئے فنڈز ریلیز کئے جن کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر سی سی بیز کی ترقیاتی سرگرمیوں کو مانیٹر کرنے اور ان کو سٹریم لائن بنانے کے لئے کمیٹیاں بنائی جارہی ہیں۔

(ہ) ضلعی حکومت کے ترمیمی بجٹ برائے سال 08-2007 میں مبلغ 600.597 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔سکیموں کی تفصیل مع مالیت منظور شدہ منصوبہ جات اور ان کی کیفیت تتمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت نے 568 سکیموں کے لئے مالی سال 2008-2007 میں مبلغ 590.612 ملین روپے مالیت کے منصوبہ جات کی منظوری دی جن میں سے 378 سکیمیں ایسی تھیں جو کہ نئی سکیموں پر پابندی کی وجہ سے شروع نہ ہو سکیں۔اس طرح تقریباً 190 سکیموں پر ترقیاتی کام جاری ہے، جن کے لئے 2009-2008 کے ترقیاتی بجٹ میں 100 فیصد فنڈز مہیا کردیئے گئے ہیں۔اس طرح سرکاری خزانے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2008)

لاہور-لاری اڈہ بادامی باغ میں تجاوزات و دیگر مسائل

***535: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاری اڈہ بادامی باغ لاہور میں تجاوزات کی بھرمار ہو چکی ہے، گندگی کے ڈھیر جگہ جگہ پڑے ہوئے ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاری اڈہ کی سڑکیں کچی ہونے کی وجہ سے بارش کے بعد یہاں سے مسافروں کا گزرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاری اڈہ کا مسافر خانہ بالکل بند ہے ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاری اڈہ کی ڈسپنسری بھی نہ ہونے کے برابر ہے، وہاں نہ دوائیاں ہیں اور نہ ہی پورا اسٹاف ؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2008 تاریخ ترسیل 18 جون 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ لاہور آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت تجاوزات کو ختم کرنے کا اختیار ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کو حاصل ہے، اس لئے راوی ٹاؤن انتظامیہ سے مل کر جنرل بس سٹینڈ کی حدود میں واقع تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے مسلسل ریڈ کئے جاتے ہیں اور تجاوز کنندگان کا سامان ضبط کر کے داخل سٹور کیا جاتا ہے اور بعد ازاں نیلام کر دیا جاتا ہے۔ جہاں تک جگہ جگہ گندگی کے ڈھیروں کا تعلق ہے یہ درست نہیں ہے۔ جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ میں عملہ صفائی کے ذریعے صبح و شام باقاعدگی سے صفائی کروائی جاتی ہے اور گندگی کے ڈھیروں کو محکمہ ایس ڈبلیو ایم کے ٹرک باقاعدگی سے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

(ب) لاری اڈہ کی تمام سڑکیں کچی نہیں ہیں گول برآمدہ اور 34 بیز کے سامنے بعض جگہوں پر سڑکیں نشیبی ہیں اور بارش کے بعد وہاں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ چونکہ لاری اڈہ بادامی باغ لاہور میں گزشتہ سالوں میں نئے سیوریج بچھانے اور نئی سڑکیں بننے کی وجہ سے نیچی ہو گئی ہیں۔ تاہم لاری اڈہ بیز وغیرہ کی نئی تعمیر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے شروع کر دی ہے۔ جس میں پہلے مرحلے میں تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ تعمیر نو سے مستقبل میں شکایت کا ازالہ ہو جائے گا۔

(ج) جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ لاہور کے نئے Bays-9 اور Bays-22 کی تعمیر سے مسافروں کی آمد و رفت پرانے اڈے کی بجائے بیرونی حصول میں منتقل ہو گئی ہے۔ نیز جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ کی تعمیر نو کے سلسلہ میں پہلے مرحلے میں Bays-22 کی جگہ تعمیرات کا کام شروع ہو چکا ہے جس کی وجہ سے بھی مسافر خانے میں مسافر نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں مگر مسافر خانہ بدستور کھلا رہتا ہے۔

(د) لاری اڈہ بادامی باغ لاہور میں واقع ڈسپنسری میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر (میڈیکل آفیسر ہیلتھ) مع ضروری سٹاف ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اس کے علاوہ ڈسپنسری میں دوائیاں بھی موجود ہیں۔ جس سے روزانہ متعدد مریض مستفید ہو رہے ہیں۔

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ لاہور کی تعمیر نو کا آغاز کر دیا ہے جس سے وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والے مسائل کا ازالہ ہو جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8 ستمبر 2008)</u>

<u>میاں چنوں شہر میں واٹر سپلائی و سیوریج کے مسائل</u>

<u>*552: رانا بابر حسین:</u> کیا وزیر مقامی حکومت و کیمونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میاں چنوں شہر کی کتنی آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت حاصل ہے، کون کون سی آبادیاں ان سہولیات سے محروم ہیں؟

(ب) سال 2000 سے آج تک واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات پہنچانے کے لئے اس شہر میں سال وار کتنی رقم کن کن منصوبہ جات پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس شہر کی نوے فیصد آبادی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات سے محروم ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر کی آبادی جو ان سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے اس کو واٹر سپلائی کے لئے جو پانی فراہم کیا جاتا ہے وہ ناقص اور غیر معیاری ہے، کیونکہ واٹر سپلائی کے پائپ پرانے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے اس شہر کا سیوریج سسٹم کام نہیں کر رہا کیونکہ سیوریج کے پائپوں اور لائن کی کبھی بھی مناسب صفائی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے سارے شہر میں گندہ پانی جگہ جگہ کھڑا ہے؟

(و) کیا حکومت اس شہر کو واٹر سپلائی کی فراہمی اور سیوریج سسٹم کو از سر نو ڈالنے کے لئے منصوبہ بنانے اور اس کے لئے رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2008 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میاں چنوں سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) میاں چنوں شہر تین یونین کونسل نمبر 747372 پر محیط ہے میاں چنوں شہر کی پرانی تمام آبادیوں کو سیوریج سسٹم کی سہولت میسر ہے جب کہ واٹر سپلائی کی فراہمی کے لئے 13 واٹر ورکس کے ذریعے لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ لیکن واٹر سپلائی پائپ لائن 1985 میں بچھائی گئی تھی۔ بالکل بوسیدہ ہو چکی ہے۔ جس کی بنا پر واٹر سپلائی موثر طریقے سے نہ ہو رہی ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ٹی ایم اے میاں چنوں نے عوام کو صاف اور صحت مند پانی فراہم کرنے کے لئے شہر کی ہر یونین کونسل میں تین تین فلٹریشن پلانٹس لگائے ہیں۔ جس سے لوگوں کو بلا معاوضہ پینے کا صاف پانی میسر ہو رہا ہے۔ جب کہ ملحقہ آبادیوں میں سیوریج وواٹر سپلائی کی سہولیات میسر نہ ہیں۔ کیونکہ ان آبادیوں کے مالکان نے باضابطہ طور پر اپنی کالونیوں کو منظور نہ کروایا ہے۔ جب تک یہ کالونیاں باضابطہ طور پر منظور نہیں ہو جاتیں تو اس وقت تک ٹی ایم اے بنیادی سہولیات کی فراہمی عمل میں نہ لا سکتی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے میاں چنوں نے نئے لوکل گورنمنٹ سسٹم کے آغاز 2001 سے لے کر اب تک سیوریج سسٹم کو موثر بنانے کے لئے ایک کروڑ 88 لاکھ 30 ہزار روپے خرچ کئے ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جب کہ واٹر سپلائی کی بوسیدہ پائپ لائن کی تبدیلی کے لئے خطیر رقم درکار ہے اور ٹی ایم اے میاں چنوں اپنے محدود مالی وسائل میں رہتے ہوئے ان میگا پراجیکٹ پر عمل درآمد نہ کر سکتی ہے تاہم جس جگہ پائپ لائن کی لیکیج ہوتی ہے اسے مرمت کیا جاتا ہے یا تبدیل کروایا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ٹی ایم اے میاں چنوں نے انٹرنل سیور لائن کو بچھانے کے لئے گزشتہ سات سال کے دوان ایک کروڑ 88 لاکھ روپے کی خطیر رقم خرچ کی ہے۔ جس سے سیور لائن کی تنصیب عمل میں لائی گئی۔ جب کہ واٹر سپلائی کی بوسیدہ پائپ لائن کی وجہ سے پانی کی فراہمی جزوی آبادی کو مؤثر طریقے سے نہ ہو رہی ہے۔ البتہ متبادل انتظام کے طور پر میاں چنوں شہر میں 70 لاکھ روپے کی لاگت سے 10 عدد دو واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب عمل میں لائی گئی ہے۔ جس سے لوگوں کو صاف اور صحت مند پانی بلا معاوضہ فراہم کیا جا رہا ہے۔

(د) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ واٹر سپلائی پائپ لائن بوسیدہ ہو چکی ہے جس کی وجہ سے واٹر سپلائی لائن جگہ جگہ سے ٹوٹ چکی ہے جس کی وجہ سے آبادیوں کو مؤثر طریقے سے پانی کی سپلائی نہ ہو رہی ہے۔ لیکن واٹر سپلائی پائپ لائن کی لیکیج سے متعلق جب بھی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے۔ تو ٹی ایم اے میاں چنوں فوری طور پر ان پائپ لائنوں کی مرمت/تبدیلی عمل میں لاتی ہے جب کہ پوری واٹر سپلائی لائن کی تبدیلی کے لئے ٹی ایم اے میاں چنوں کے پاس فنڈز دستیاب نہ ہیں البتہ بطور متبادل انتظام فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب کی گئی ہے۔

(ہ) ٹی ایم اے میں چنوں نے شہر میں صفائی کے بہتر انتظامات اور سیوریج سسٹم کو بحال رکھنے کے لئے سپیشل سکواڈ تشکیل دیئے ہیں اس کے علاوہ ٹی ایم اے میاں چنوں نے صفائی کے بہتر انتظامات اور بند سیور لائن کو کھولنے کے لئے سکریونٹ اور سیور جیٹنگ مشین کی خریداری بھی بذریعہ سی سی بی عمل میں لائی ہے اور جب بھی سیور لائن کے بند ہونے کی شکایت موصول ہوتی ہے تو ان جدید مشینری کے ذریعے فوری طور پر شکایت کا ازالہ کیا جاتا ہے البتہ بارشوں کے دوران نشیبی علاقوں میں پانی کی نکاسی کے فوری اقدامات عمل میں لائے جاتے ہیں۔

(و)ٹی ایم اے میاں چنوں واٹر سپلائی پائپ لائن کی تبدیلی اپنے محدود مالی وسائل کی وجہ سے عمل میں نہ لا سکتی ہے واٹر سپلائی پائپ لائن کی تبدیلی پر اخراجات اندازاً 6 کروڑ روپے ہیں اور اگر حکومت پنجاب خصوصی گرانٹ جاری فرمائے تو واٹر سپلائی پائپ لائن کی تبدیلی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔مزید برآں ٹی ایم اے میاں چنوں نے USAID کے جاری پروگرام Programme DTW (Districts That Work) کے تحت محلہ شمس پورہ، صادق کالونی میں نئی واٹر سپلائی لائن بچھانے کے لئے 38 لاکھ روپے کا تخمینہ مرتب کر کے ارسال کیا ہے اور جیسے ہی فنڈز کی دستیابی ہوئی ان علاقہ جات میں نئی واٹر سپلائی پائپ لائن کی تنصیب عمل میں لائی جائے گی اس کے علاوہ سیوریج سسٹم کو مؤثر بنانے کے لئے میں ٹرنک مین سیور لائن جو کہ سال 1983 میں بچھائی گئی تھی اب اس کی میعاد پوری کر چکی ہے اور اس کی تبدیلی ناگزیز ہے۔لہذا حکومت پنجاب مین سیور لائن کی تبدیلی کے لئے بھی فنڈز جاری فرمائے تاکہ سیوریج سسٹم کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جولائی 2008)

شیخوپورہ شہر میں یوسی ناظموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***556: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:** کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) شیخوپورہ شہر کے حلقہ میں کل کتنے یوسی ناظم ہیں؟

(ب) ہر ناظم کے حلقہ میں سال 2005 سے اب تک کتنے فنڈ جاری ہوئے ہیں اور اب تک اس سے جو سکیمیں مکمل ہوئی ہیں، ان کی تفصیل بیان فرمائی جائے مع لاگت؟

(ج) سال 2002 سے اب تک کل کتنے ٹی ایم او کو محکمہ میں بھرتی کیا گیا ان کے نام، تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(د) کیا مذکورہ ٹی ایم او پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کئے گئے؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

(الف) شیخوپورہ شہر کے حلقہ میں کل 14 یوسی ناظم ہیں۔

(ب) شیخوپورہ شہر کے ہر حلقہ کے لئے جاری کئے گئے فنڈ اور مکمل ہونے والی سکیموں کی تعداد مع لاگت تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2002 سے اب تک بھرتی کئے گئے ٹی ایم اوز کے نام اور ان کی تعلیمی قابلیت تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بھرتی کئے گئے ٹی ایم اوز، ٹی او آر (بی ایس 17) کو قواعد کے مطابق پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ کی سفارشات پر سیکرٹری بلدیات نے بھرتی کیا، سوائے مس شازیہ اکبر کے جس کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے قواعد میں نرمی کرتے ہوئے انسانی بنیادوں پر بھرتی کیا۔

(تاریخ وصولی جواب 8 ستمبر 2008)

بھلے بانیوال اربن تحصیل فیروزوالہ گلشن احسان فیز 11 میں پلاٹ خریدنے والوں کے مسائل

*559: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھلے بانیوال اربن تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں گلشن احسان فیز 11 کے نام سے ہاؤسنگ سوسائٹی موجود ہے؟

(ب) بھلے بانیوال گلشن احسان فیز 11 میں جو پلاٹ فروخت ہو چکے ہیں، ان کی تعداد اور تاریخ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) جو پلاٹ فروخت ہوئے کیا ان کا قبضہ تمام مالکان کو دے دیا گیا ہے، جن کو قبضہ دیا گیا اور جن کو نہیں دیا، ان کے ناموں سے بھی آگاہ کریں؟

(د) کتنے ایسے مالکان ہیں جو پوری رقم ادا کر چکے ہیں، ان کو عرصہ دراز سے نشاندہی نہیں کروائی جا رہی ہے، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ہ) گلشن احسان فیز 11 بھلے بانیوال فیروزوالا شیخوپورہ کے مالکان کون ہیں، ان کے نام اور پتہ جات سے آگاہ فرمائیں؟

(و) جن پلاٹ مالکان کو پلاٹوں کی نشاندہی نہیں کروائی گئی کیا محکمہ متعلقہ تحصیلدار کی نگرانی میں نشاندہی کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2008 تاریخ ترسیل 18 جون 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) بھلے بانیوال اربن تحصیل فیروزوالا میں گلشن احسان کے نام کی کوئی سکیم موجود نہ ہے۔

(ب) جواب جزو "الف" کے مطابق ہے۔

(ج) جواب جزو "الف" کے مطابق ہے۔

(د) جواب جزو "الف" کے مطابق ہے۔

(ہ) جواب جزو "الف" کے مطابق ہے۔

(و) جواب جزو "الف" کے مطابق ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2008)

میاں چنوں شہر کی طرح دیہی علاقہ جات سے بھی سیوریج اور الیکٹرک سٹی کے چار جزو وصول نہ کرنے کا مسئلہ

*614: **رانا بابر حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے میاں چنوں شہریوں سیوریج کی صفائی اور الیکٹریسٹی کے بل یا چار جزو وصول نہیں کر رہی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے مذکورہ دیہی علاقہ جات میں سیوریج کی صفائی اور الیکٹریسٹی کے بل یا چارجز وصول کر رہی ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کی نسبت چکوک میں زیادہ غربت ہے اور لوگ یہ بل یا چارجز ادا نہیں کر سکتے ؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس دوہری پالیسی کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت دیہی لوگوں کو بھی مذکورہ ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 9 جون 2008 تاریخ ترسیل 26 جون 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میاں چنوں سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:
(الف) درست ہے کہ ٹی ایم اے میاں چنوں شہر میں اپنے انفراسٹرکچر کیلئے جو الیکٹریسٹی بل آتے ہیں ان کی ادائیگی خود کرتی ہے جبکہ سیوریج صفائی کیلئے ادارہ ھذا نے حسب ضابطہ ڈرینج ٹیکس عائد کیا ہوا ہے۔ جس کی وصولی صرف شہری باشندگان سے کی جاتی ہے اور اس ٹیکس کے حصول کے متبادل ٹی ایم اے شہری سطح پر زیادہ سے زیادہ میونسپل سروسز فراہم کرتی ہے۔
(ب) یہ درست ہے کہ اگر کسی دیہات کی سیوریج بلاک ہو جائے تو ٹی ایم اے میاں چنوں مطالبہ پر Sucker مشین فراہم کرتی ہے۔ کیونکہ ٹی ایم اے میاں چنوں نے دوران سال 2007-08 سکر مشین خرید کی ہے اور رواں مالی سال کے دوران POL چارجز کی مد میں بجٹ گنجائش نہ ہونے کی بنا پر دور دراز دیہاتوں میں سیوریج لائن کی صفائی کے لئے سکر مشین کی فراہمی اس صورت میں کی جاتی ہے کہ متعلقہ دیہات کے عوام اپنی مدد آپ کے تحت ڈیزل کی فراہمی عمل میں لائیں۔ مزید یہ کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے تمام سیوریج اور واٹر سپلائی سکیمز مکمل کر کے متعلقہ دیہات کی تشکیل کردہ یوزر کمیٹی کے حوالے کر دی ہیں جو کہ وہاں کے لوگ اپنی مدد آپ کے تحت چلانے کے پابند ہیں اور اس سلسلہ میں جملہ اخراجات علاقہ کے لوگ ادا کرتے ہیں۔ تاہم ادارہ ہذا نے ممبران تحصیل کونسل کی تجویز پر سال 2008-09 کے بجٹ میں دیہی علاقہ کی سیوریج سکیموں کی صفائی کیلئے POL چارجز کی مد میں رقم مختص کر دی گئی ہے تاکہ بلا معاوضہ دیہی علاقہ میں سروسز فراہم کی جا سکیں۔ مزید براں الیکٹریسٹی چارجز وغیرہ ٹی ایم اے دیہی علاقہ سے وصول نہ کر رہی ہے۔
(ج) درست ہے کہ شہریوں کی نسبت دیہات میں زیادہ غربت ہے تاہم یوزر کمیٹیاں اجتماعی طور پر بلوں کی ادائیگی کر رہی ہے۔ شہروں کی نسبت دیہات میں ادائیگی بلز کی استطاعت کم ہے۔
(د) TMA میاں چنوں قواعد کے خلاف کوئی وصولی نہ کر رہی ہے۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق دیہات میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیمز چلانے کے اخراجات یوزر کمیٹی ہائے برداشت کرتی ہے۔ شہری علاقہ کے عوام زیادہ ٹیکس ادا کرتے ہیں اور ادارہ کو شہر سے آمدن بھی دیہی علاقہ کی نسبت زائد ہوتی ہے تاہم حکومت جو پالیسی مرتب کرے گی اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی 2008)

لاہور۔پائیوں والی پل سے پل شیراکوٹ دربار روڈ کو پختہ کرنے کا مسئلہ

*631: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو شالیمار کالونی، غنی کالونی، ناصر کالونی، شیر اکوٹ بند روڈ لاہور کے ساتھ بہنے والے گندے نالے کے ساتھ ساتھ بنی ہوئی نیو شالیمار روڈ بطرف نیو شالیمار کالونی، غنی کالونی کو پل گلشن راوی سے پائپوں والی پلی تک پختہ کر دیا گیا ہے، لیکن پائپوں والی پلی سے پل شیر اکوٹ دربار تک ناگفتہ بہ حالت ہے؟

(ب) کیا حکومت نیو شالیمار روڈ کے بقیہ حصے پائپوں والی پلی سے پل شیر اکوٹ دربار تک پختہ کر کے علاقے کے مکینوں کی مشکلات دور کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2008 تاریخ ترسیل 16 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن سمن آباد ٹاؤن لاہور نیو شالیمار روڈ کے بقیہ حصے پائپوں والی پلی سے پل شیر اکوٹ دربار تک پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی مگر ٹاؤن میں فنڈز کی کمی اور ترقیاتی کاموں پر گورنمنٹ کی طرف سے پابندی لگائے جانے کے باعث یہ کام نہیں کر وا سکتی۔ لہذا استدعا ہے کہ یہ کام سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور یا ایم پی اے گرانٹ سے کروالیا جائے تو علاقے کے مکینوں کی مشکل دور ہو سکتی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)</u>

<u>پی پی 225 کے گاؤں 45 / 12-ایل کی سڑک کی تعمیر و دیگر معاملات کی تفصیل</u>

*673: <u>چودھری محمد ارشد:</u> کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال پی پی 225 کے گاؤں 45 / 12 ایل سٹیزن کمیونٹی بورڈ کے ذریعہ کتنے کلو میٹر لمبی اور چوڑی سڑک تعمیر ہو رہی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ سڑک کی تعمیر جاری ہے یا روک دی گئی ہے اور اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تعمیر روکنے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کے لئے متعلقہ بورڈ کو کتنی گرانٹ اور کیسے دی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے نیز ٹھیکہ دیتے وقت اس کی تعمیر کے لئے کوئی وقت اور معیار کی حد مقرر کی گئی یا نہیں، اگر ہاں تو یہ کام کس اتھارٹی نے انجام دیا ہے؟

(د) کیا اس سڑک کی تعمیر کے لئے میرٹ کو مدنظر رکھا گیا ہے یا نہیں، اگر رکھا گیا ہے تو اس کا کیا میرٹ ہے؟

(ہ) مذکورہ سڑک کی سب بیس کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے اور اس کی کتنی لاگت منظور کی گئی اور کیا سب بیس کے لئے جتنی رقم مختص کی گئی ہے، اتنی رقم ہی سے یہ سب بیس بنائی گئی، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) سٹیزن کمیونٹی بورڈ کب قائم ہوا، کتنے افراد پر مشتمل ہے، اسے بناتے وقت رولز کو مدنظر رکھا گیا یا نہیں، اس کے ممبران کے نام مع پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) مذکورہ سڑک کے بل کی ادائیگی کرنے سے پہلے کیا اس کے معیار اور سب بیس کی چیکنگ کی گئی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 11 جون 2008 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف)مذکورہ سڑک کی لمبائی 4200فٹ اور چوڑائی 10فٹ ہے۔
(ب)سڑک مذکورہ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔
(ج)سڑک مذکورہ کا کل منصوبہ -/3552000روپے کا ہے۔اس میں سے -/713000روپے الحرم سیٹیزن کمیونٹی بورڈ چک نمبر 12/45۔ایل چیچہ وطنی نے ادا کئے ہیں اور ضلعی حکومت کا حصہ 2852000روپے بنتا ہے۔اس کی ادائیگی تین برابر اقساط میں کی گئی ہے۔ اس کی پہلی قسط 951000روپے مورخہ 17-3-2007بذریعہ چیک نمبر 9898333دوسری قسط 915000روپے مورخہ 26-5-07بذریعہ چیک نمبر 989867اور تیسری قسط 935000روپے مورخہ 5-4-2008 بذریعہ چیک نمبر 994482جاری کی گئی ہیں۔
تعمیر کے لئے چھ ماہ کا وقت مقرر کیا گیا تھا اور معیار کی حد جو ضلعی حکومت محکمہ روڈز کے لئے مقرر ہے۔اس کی specification کے مطابق ہے نیز یہ کام سی سی بی نے اپنے ذرائع سے محمد ریاض الحق گورنمنٹ کنٹریکٹر سے کروایا ہے۔
(د) سیٹیزن کمیونٹی بورڈ نے یہ منصوبہ کمیونٹی کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا ہے اور اسے ضلع کونسل نے اپنے اجلاس مورخہ 24-1-2007میں پاس کیا ہے۔
(ہ)مذکورہ سڑک کی سب بیس کی موٹائی 6انچ رکھی گئی ہے اور سب بیس پر مبلغ 730972روپے خرچ ہوئے ہیں جو کہ اسٹیمیٹ کے مطابق ہیں۔
(و)الحرم سیٹیزن کمیونٹی بورڈ ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر ساہیوال نے مورخہ 15-5-2006کو پچیس ممبران کو بمطابق قانون / رولز رجسٹر کیا ہے اور اس کے ممبران کے نام و پتہ جات کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ز)مذکورہ سڑک کی دوسری قسط کی ادائیگی سے پہلے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز چیچہ وطنی نے سڑک کو چیک کر کے مورخہ 27-4-2007کو رپورٹ کی کہ کام درست ہے۔لہذا اس رپورٹ پر دوسری قسط جاری کر دی گئی،اس طرح تیسری قسط جاری کرنے سے پہلے بھی ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز چیچہ وطنی نے مورخہ 15-8-2007سڑک ہذا کی چیکنگ کے بعد رپورٹ جاری کی کہ کام تسلی بخش ہے۔لہذا تیسری قسط بھی جاری کر دی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 20اکتوبر 2008)

ضلعی حکومت کے فیصل آباد میں ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

715*: چودھری ظہیر الدین خان : کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔
(الف)2003-2004کے لئے ضلع فیصل آباد میں ضلعی حکومت نے کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کرائے اور ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟
(ب)تحصیل وار ان ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل بمع لاگت کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 13جون 2008تاریخ ترسیل 12جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔
(الف)2003-04کے لئے ضلع فیصل آباد میں ضلعی حکومت نے جو ترقیاتی منصوبے شروع کرائے، جتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور جتنے نامکمل ہیں اس کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب)ترقیاتی منصوبوں کی لاگت کی تفصیل تحصیل وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20اکتوبر 2008)

گورنمنٹ پرائمری سکول ٹینکی والا تحصیل چنیوٹ میں واٹر فلٹر پلانٹ چالو کرنے کا مسئلہ

*724: جناب شوکت محمود بسراء: کیا وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول ٹینکی والا تھانہ سٹی روڈ چوک رجوعہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں واٹر فلٹر پلانٹ لگایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ منصوبے پر لاکھوں روپے خرچ کئے مگر عوام اب تک مستفید نہ ہو سکی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پلانٹ کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس منصوبہ کے بارے میں محکمانہ انکوائری کروانے کو تیار ہے تاکہ ذمہ داری کا تعین ہو سکے اور ذمہ داران کے خلاف تادیبی کارروائی بھی عمل میں لائی جا سکے؟

(تاریخ وصولی 16 جون 2008 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چنیوٹ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) درست ہے۔یہ پلانٹ وفاقی حکومت نے پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایجنسی، منسٹری آف ماحولیات کے پروگرام Provision of Clean Drinking Water Initiatives کے تحت مورخہ 30-05-2008 کو مکمل کیا، مگر ٹی ایم اے چنیوٹ کو ابھی تک سپرد نہ کیا گیا۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے یہ پلانٹ وفاقی حکومت نے پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایجنسی، منسٹری آف ماحولیات کے پروگرام Provision of Clean Drinking Water Initiatives کے تحت مورخہ 30-5-2008 کو مکمل کیا۔ٹی ایم اے چنیوٹ بذریعہ پروجیکٹ ڈائریکٹر CDWI ریفرنس نمبر PD/CDWP/1(1)1 مورخہ 20-3-2008 یوٹیلٹی کنکشنز بشمول بجلی، واٹر سپلائی، ڈرینج/سیوریج وتعیناتی چوکیدار/آپریٹر عمل میں لائی فلٹریشن پلانٹ کا کام میسرز زرین ڈراپ کمپنی کو وفاقی حکومت نے الاٹ کیا اور وفاقی حکومت کے زیراثر ہی سکیم کی تکمیل ہوئی، ٹی ایم اے چنیوٹ نے اس پلانٹ پر دوران اے ڈی پی 07-2006 مزید 3.50 لاکھ روپے بابت تعمیر چاردیواری، آہنی گرل، فلٹریشن پلانٹ کے صحت کے فرش پر خرچ کئے، ٹی ایم اے چنیوٹ نے سکیم کو چالو کرنے کی بابت کئی لیٹر لکھے لیکن عملدارنہ ہوا۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔لیٹر نمبری 867 مورخہ 02-6-2006 برائے دور کرنے نقائص واٹر فلٹریشن پلانٹ پراجیکٹ ڈائریکٹر CDWI اسلام آباد کو تحریر کو کیا گیا۔

2۔لیٹر نمبری TMA/CHT/81 مورخہ 06-02-2007 دوبارہ پراجیکٹ ڈائریکٹر CDWI اسلام آباد برائے دور کرنے نقائص وچالو کرنے واٹر فلٹریشن پلانٹ۔

3۔لیٹر نمبری TMA/CHT/707 مورخہ 29-05-2007 پھر سہ بار متعلقہ ایجنسی کو تحریر کیا۔

4۔لیٹر نمبری TMA/CHT/1385 مورخہ 05-12-2007 جناب ڈائریکٹر جنرل صاحب لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور کو برائے دور کروانے نقائص وچالو کروانے فلٹریشن پلانٹ تحریر کیا۔

5۔ لیٹر نمبر TMA/CHT/198 مورخہ 27-02-2008 کو دوبارہ جناب ڈائریکٹر جنرل صاحب لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور کو برائے دور کروانے نقائص وچالو کروانے فلٹریشن پلانٹ تحریر کیا گیا، ٹی ایم اے چنیوٹ وقتاً فوقتاً آفیسران سے بھی اس پلانٹ کو چالو کرنے کے بارے میں گفت وشنید کرتی رہی ہے۔مذکورہ ایجنسی اس سکیم کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی

ہے، لیکن تاحال پلانٹ چالو نہ کیا گیا ہے۔ٹی ایم اے چنیوٹ نے واٹر فلٹریشن پلانٹ کے چلانے میں سستی کا مظاہرہ نہ کیا ہے۔جو نہی متعلقہ محکمہ اس فلٹریشن پلانٹ کو ٹی ایم اے چنیوٹ کے سپرد کرے گا۔ٹی ایم اے چنیوٹ اس کو احسن طریقہ سے چلائے گی اور پبلک کو پینے کے صاف پانی کی سہولت بہم پہنچانے کی۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

تحصیل چشتیاں و بہاول نگر میں صاف پانی و سیوریج کے مسائل

*735: **جناب آصف منظور موہل**: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل چشتیاں و بہاولنگر اور اسکے دیہاتوں کیلئے 2003 سے اب تک لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کیلئے جو اقدامات اٹھائے گئے، انکی تفصیل سال وائز فراہم کریں؟

(ب) چشتیاں شہر اور بہاولنگر شہر میں سیوریج کے نظام کو درست کرنے کیلئے 2003 سے اب تک جو اقدامات اٹھائے گئے، انکی تفصیل سال وائز فراہم کریں؟

(ج) چشتیاں و بہاولنگر میں سیوریج اور پینے کے پانی کے نظام کو مزید بہتر کرنے کیلئے موجودہ حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور 09-2008 کے بجٹ میں کتنا فنڈ مہیا کر رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 17 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چشتیاں اور بہاولنگر سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) ٹی ایم اے چشتیاں نے 2003 سے لے کر اب تک اپنے وسائل اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی گرانٹ سے لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کل 36 واٹر سپلائی سکیمیں مختلف چکوک کو دیں جن میں سے 19 عدد سکیمیں موقع پر چالو ہیں اور اہلیان علاقہ ان منصوبہ جات سے مستفید ہو رہے ہیں۔صرف دو سکیمیں الیکٹرک کنکشن کی عدم نصبی اور 15 منصوبہ جات فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔یہ سکیمیں بھی بہت جلد چالو کر دی جائیں گی۔سال وائز تفصیل واٹر سپلائی منصوبہ جات از سال 03-2002 تا 08-2007 درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	تعداد منصوبہ جات	مکمل / چالو منصوبہ جات	نامکمل / جاری منصوبہ جات	مکمل مگر بند منصوبہ جات بوجوہ الیکٹرک کنکشن
1	2002-03	08	05	03	-
2	2003-04	06	01	04	01
3	2005-06	11	11	-	-
4	2006-07	02	02	-	-
5	2007-08	09	-	08	01

تحصیل بہاول نگر کے دیہاتوں کے لئے ضلعی گورنمنٹ کے تعاون سے واٹر سپلائی سکیم ہائے پر 2003 سے جو کام کیا گیا ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چشتیاں شہر کے سیوریج کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے سال 2003 سے اب تک 40 عدد چھوٹے بڑے منصوبہ جات تعمیر کئے جو کہ تقریباً تمام ہی مکمل ہو گئے ہیں اور ان سے اہل علاقہ مستفید ہو رہے ہیں صرف

سال2007-08 کے تین منصوبہ جات فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی تک پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکے ہیں۔ان منصوبہ جات کے فنڈز جیسے ہی دستیاب ہوئے ان پر بھی کام مکمل کر دیا جائے گا۔سال وائز تفصیل سیوریج منصوبہ جات از سال2002-03تا 2007-08درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	تعداد منصوبہ جات	مکمل / چالو منصوبہ جات	نامکمل / جاری منصوبہ جات
1	2002-03	08	08	-
2	2003-04	03	03	-
3	2004-05	02	02	-
4	2005-06	04	04	-
5	2006-07	13	13	-
6	2007-08	10	07	03

بہاول نگر شہر میں اربن سیوریج سکیم سال1999 میں52.774ملین روپے کا اسٹیمیٹ مرتب کیا گیا تھا۔اس اسٹیمیٹ میں سیوریج کے لئے تین "زون" بنائے گئے ہیں۔اس میں سے زون "اے" مکمل کیا گیا ہے۔(تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)بقیہ زون "بی" اور زون "سی" کے فنڈز مہیا نہ ہوسکے جس کی وجہ سے زون "بی" اور زون "سی" پر کام شروع نہ ہو سکا۔ زون "اے" مالیتی30.27ملین روپے میں سال2003 میں مکمل ہوا اور کامیابی سے چل رہا ہے اور اس کی کوئی شکایت نہ ہے۔

(ج)تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چشتیاں نے جناب چیف منسٹر کی ہدایت پر بتوسط ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحب مبلغ-/50000ملین روپے کا واٹر سپلائی و سیوریج کا جامعہ پلان جناب چیف منسٹر کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔اس پلان کی منظوری اور فنڈز کے اجرأ کے بعد اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چشتیاں نے رواں مالی سال2008-09 کے سالانہ بجٹ میں مالی صورت حال اچھی نہ ہونے کی وجہ سے سیوریج اور واٹر سپلائی کے کسی بھی منصوبہ کی نہ تو منظوری دی ہے اور نہ ہی کوئی رقم مختص کی ہے۔

جناب چیف سیکرٹری صاحب پنجاب مورخہ13-6-2008 کو بہاول نگر دورہ پر تشریف لائے اور انہوں نے بہاولنگر شہر کے سیوریج کا معائنہ کیا ان کے حکم کے تحت ایک اسٹیمیٹ مرتب کر کے گورنمنٹ آف پنجاب کو بھیج دیا گیا ہے۔جس کی مالیت مبلغ84.732ملین روپے ہے۔رانا عبدالروف ایم پی اے بہاولنگر نے جناب محمد شہباز شریف،وزیر اعلیٰ پنجاب سے ڈائریکٹو حاصل کر لیا ہے اس کے تحت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ فزیبلٹی تیار کر کے سیکرٹری پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دے گا اور منظوری و فنڈز ملنے کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔جس سے شہر میں سیوریج و صاف پانی کا دیرینہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

بہاول نگر شہر میں سیوریج1964 میں ڈالا گیا تھا۔جو کہ اپنی لائف پوری کر چکا ہے اس لئے شہر میں نیا سیوریج سسٹم بنانے کی اشد ضرورت ہے۔

(تاریخ وصولی جواب13۔نومبر2008)

***761: محترمہ انجم صفدر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)نشاط آباد(محلہ گارڈن)فیصل آباد میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کے بالمقابل بنائے جانے والے پارک کا رقبہ کتنا ہے، اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی، کس ہیڈ میں سے یہ رقم خرچ ہوئی، کس کنٹریکٹر نے یہ پارک تعمیر کیا؟

(ب) کیامذکورہ پارک کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے، اگرہاں تو اسے عوام کے لئے کب تک کھولنے کا ارادہ ہے، نیز یہاں پر کوئی چوکیدار یا گارڈ وغیرہ رکھنے اور پارک کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات رکھنے کا کوئی ارادہ ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 17 جون 2008 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) نشاط آباد (محلہ گارڈن) فیصل آباد میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کے بالمقابل بنائے جانے والے پارک کا کل رقبہ 7 کنال 8 مرلے ہے اس کی تعمیر پر 8 لاکھ روپے لاگت آئی ہے اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے فنڈ مہیا کئے تھے۔ مذکورہ پارک کو ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد نے سال (07-2006) میں تعمیر کروایا۔

(ب) مذکورہ پارک کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، ٹھیکیدار شاہد اقبال نے تعمیر کیا اور پارک کو عوام کی سیر و تفریح کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ پارک کو بند کرنے اور کھولنے کے لئے متعلقہ ناظم کو پارک بند کرنے اور کھولنے کے لئے متعلقہ ناظم یونین کونسل کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ پارک کی نگرانی کے لئے بیلدار کی ڈیوٹی لگا دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

فیصل آباد۔ یونین کونسل نمبر 198، محلہ گارڈن نشاط آباد میں صفائی کے مسائل و دیگر تفصیلات

***762: محترمہ انجم صفدر**: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبر 198 محلہ گارڈن، نشاط آباد فیصل آباد میں سینٹری ورکرز، سپروائزر اور انسپکٹر کی تعداد اور ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسل کے سینٹری ورکرز مذکورہ یونین کونسل کے ناظم کی ذاتی فیکٹری میں کام کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسل کے سینٹری ورکرز 3/2 ہفتوں کے بعد جمعرات کو صرف کوڑا اٹھا کر ہر گھر اور دکاندار سے "جمعرات" وصول کرتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سینٹری ورکرز کو تنخواہ بنک کی بجائے ناظم یونین کونسل کے ایجنٹوں کی وساطت سے باقاعدہ کٹوتی کر کے ادا کی جاتی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسل میں بالعموم اور نشاط ملز ورکر گیٹ سے نشاط ملز کالونی گیٹ تک بالخصوص صفائی کی صورتحال انتہائی ناگفتہ بہ ہے؟

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ان سینٹری ورکرز کو ناظم کی "ذاتی ملازمت" سے چھٹکارا دلا کر گلی محلوں میں صفائی کرانے، اپنے فرائض سے پہلو تہی برتنے اور ذاتی ملازم بنانے والے عناصر کے خلاف ایکشن لینے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2008 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

ڈی سی او فیصل آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) یونین کونسل نمبر 198 میں عملہ صفائی کی تعداد درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	عہدہ	نمبر شمار	نام	عہدہ
1	بشیراں زوجہ سردار	سینٹری ورکر	2	شاماں ولد انور	سینٹری ورکر
3	اکبر ولد انور	سینٹری ورکر	4	پروین زوجہ عمانوئیل	سینٹری ورکر
5	انور ولد صادق	سینٹری ورکر	6	سلیم ولد جارج	سینٹری ورکر
7	خالد ولد صادق	سینٹری ورکر	8	صابر ولد جیمس	سینٹری ورکر
9	امین ولد منشی	سینٹری ورکر	10	ماتھاں زوجہ بشیر	سینٹری ورکر
11	نیامت ولد چراغ	سینٹری ورکر	12	رزینہ زوجہ مجید	سینٹری ورکر
13	صابر ولد یعقوب	سینٹری ورکر	14	شمیم اختر زوجہ رشید	سینٹری ورکر
15	طارق ولد بشیر	سینٹری ورکر	16	جہانگیر ولد خوشحال	سینٹری ورکر
17	پروین زوجہ پرویز	سینٹری ورکر	18	سلیم ولد غلام	سینٹری ورکر
19	خرم شہزاد ولد نیامت	سینٹری ورکر	20	عرفان ولد غریب	سینٹری ورکر
21	جیمس ولد نیامت	سینٹری ورکر	22	بابر صادق ولد صادق (کنٹریکٹ ملازم)	سینٹری ورکر
23	محمد عارف ولد نواب دین	ماشکی			

(ب) جزو(ب) درست نہ ہے۔کیونکہ سینٹری انسپکٹر اور سینٹری سپر وائزر کی نگرانی میں ڈیوٹی اوقات میں صفائی عملہ یونین کونسل ہذا کے علاقے میں باقاعدگی سے صفائی کرتے ہیں اور شکایت ہونے کی صورت میں ڈسٹرکٹ آفیسر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد خود علاقہ کی صفائی کو چیک کرتا ہے۔

(ج) جزو(ج) بھی درست نہ ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ آفیسر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کو اس بارے میں آج تک یونین کونسل ہذا سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) جزو(د) بھی حقیقت پر مبنی نہ ہے کیونکہ یونین کونسل ہذا کا عملہ صفائی بلکہ سارے شہر کی یونین کونسل ہائے کا عملہ صفائی کی تنخواہیں متعلقہ بنکوں میں بھجوائی جاتی ہیں۔ہر اہلکار بذریعہ چیک اپنی اپنی تنخواہ بینک سے وصول کرتا ہے یونین کونسل نمبر 198 کے عملہ کے نام، اکاؤنٹ نمبر، سیلری اور متعلقہ بنک کے نام کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جزو(ہ) میں بتائے گئے علاقے کو سینٹری انسپکٹر اور سینٹری سپر وائزر کی نگرانی میں روزانہ کی بنیاد پر صفائی کراتی جاتی ہے۔صفائی تسلی بخش ہے البتہ بارش کے دنوں میں صفائی متاثر ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

لہذا پیرا وائز جواب بالا کی روشنی میں اسمبلی سوال نمبر 762 قابل ساعت / رواں نہ ہے۔داخل دفتر فرمائے جانے کی استدعا کی ساتھ پیش ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15-نومبر 2008)</u>

لا

*783: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر مقامی حکومت وکیمونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں سائیکل موٹر سائیکل اور کار اسٹینڈ کے ٹھیکے الاٹ کرتی ہے اگر ہاں تو کس قانون کے تحت وضاحت فرمائیں؟

(ب) سائیکل، موٹر سائیکل اور کار کی پارکنگ پر کتنی فیس مقرر کی گئی ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے تفریحی مقامات کے علاوہ شاہ عالمی بازار، حفیظ سنٹر، شادمان مارکیٹ اور اسی طرح بے شمار مقامات پر ٹھیکیدار سواری کھڑی کرنے پر زیادہ پیسے وصول کرتے ہیں، اگر ہاں تو ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کاروائی کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکیمونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور آکشن آف کلیکشن رائٹس رولز 2003 باب اول، شق سوئم (شیڈول 11) کے تحت لاہور شہر کی 32 مین سڑکوں پر واقع پارکنگ اسٹینڈز کو چلانے کا اختیار رکھتی ہے (کاپی قانون تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ان پارکنگ اسٹینڈز کو باقاعدہ اخبار اشتہار کے بعد نیلام عام کے ذریعے ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔ مذکورہ 32 مین سڑکوں کی پارکنگ باقاعدہ نوٹیفائیڈ فہرست تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دفتر شہری سہولیات، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے زیر انتظام چلنے والے پارکنگ اسٹینڈز پر درج ذیل شرح سے پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے۔ نوٹیفیکیشن کی کاپی تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کار، جیپ	10 روپے
موٹر سائیکل / سکوٹر	5 روپے
سائیکل	ایک روپیہ

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تمام پارکنگ اسٹینڈز پر منظور شدہ شرح کے مطابق یکساں پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے۔ اگر کوئی ٹھیکیدار قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقررہ شرح سے زائد فیس وصول کرے تو فوری طور پر کارروائی کر کے اس کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے اور اس کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2008)

ضلع ڈی جی خان کے متعلقہ علاقوں کی سڑکوں کی تعمیر نو کا مسئلہ

*805: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکیمونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھی کینال کی تعمیر کے سلسلے میں ہیوی مشینری کی آمدورفت کے باعث ضلع ڈی جی خان کے متعلقہ علاقوں کی سڑکیں بہت زیادہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہیں جس سے علاقہ کے مکینوں کو کافی دشواری کا سامنا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ان سڑکوں کو فوری طور پر دوبارہ تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

ضلعی حکومت ڈیرہ غازی خان سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ کچھی کینال کی تعمیر کے سلسلے میں ہیوی مشینری کی آمدورفت کے باعث ضلع ڈیرہ غازی خان کی بعض سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے لوگوں کو دشواری کا سامنا ہے۔

(ب) ضلعی حکومت نے اس صورت حال کا فوری نوٹس لیا ہے اور معاملہ سپرنٹنڈنگ انجینئر کچھی کینال سے ذاتی طور پر اٹھایا ہے کہ ان کی مشینری کی وجہ سے جن سڑکوں کی حالت مخدوش ہوئی ہے اس ضمن میں وہ نقصانات کا ازالہ کریں۔یہ معاملہ ڈی سی او ڈیرہ غازی خان کی زیر سربراہی منعقدہ ایک میٹنگ میں زیر بحث آیا جس میں ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اور ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈز) کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو ان نقصانات کا تخمینہ لگا کر اپنی رپورٹ پیش کرے گی تاکہ محکمہ آبپاشی کچھی کینال ان نقصانات کا ازالہ کرنے کے لئے اقدامات کرے۔محکمہ آبپاشی کچھی کینال نے نقصانات کا ازالہ کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2008)

ڈی جی خان، ٹرائبل ایریا میں تحصیل ہیڈکوارٹر کے قائم کرنے کا معاملہ

*808: جناب محمد محسن خاں لغاری: کیا وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹرائبل ایریا تحصیل ڈی جی خان کا تحصیل ہیڈ کوارٹر موجود نہیں ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو تحصیل ہذا کی جغرافیائی حدود میں کیا حکومت عوامی مسائل کے حل کے لئے ضروری دفاتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ علاقہ کا تحصیل ہیڈ کوارٹر کب تک قائم کیا جائے گا نیز تحصیل ہذا کی جغرافیائی حدود میں ضروری دفاتر کب تک قائم کئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 19 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

ضلعی حکومت ڈی جی خان سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف)(i) تحصیل ٹرائبل ایریا ڈیرہ غازی خان 2500 مربع کلومیٹر کے وسیع علاقے پر پھیلی ہوئی ہے۔جہاں مختلف نسل کی بلوچ اقوام رہائش پذیر ہیں۔جن کی اپنی اپنی قبائلی روایات ہیں۔ان قبائل میں باہمی رنجشوں کی بنا پر اکثر خونی تصادم ہوتے رہے ہیں۔ تقسیم پاک وہند سے قبل انگریز حکمرانوں نے ان تصادموں سے بچنے کے لئے ہیڈکوارٹر ڈیرہ غازی خان کو قرار دیا جو کہ تا حال قائم ہے اور اس وقت پبلک ہیلتھ کمپلیکس ریلوے روڈ ڈیرہ غازی خان میں ڈیوولوشن کے وقت سے ٹی ایم اے ٹرائبل ایریا ڈیرہ غازی خان کا دفتر کام کر رہا ہے۔

(ii) ذرائع مواصلات کی عدم دستیابی اور مختلف قبائل کے درمیان عداوتوں کی بنا پر ہیڈ کوارٹر کو قبائلی علاقوں میں قائم کرنا ممکن نہ ہے تاہم سیزنل طور پر فورٹ منرو میں ٹی ایم اے کا کیمپ آفس کام کرتا رہتا ہے۔جب کہ ہاؤس شروع ہی سے اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر منظوری دے چکا ہے کہ کیمپ آفس بمقام بارتھی قائم کیا جانا مناسب ہے تاہم ذرائع مواصلات کی عدم دستیابی مکمل طور پر ہیڈ کوارٹر ان علاقوں میں قائم کرنے کی راہ میں اصل رکاوٹ ہے۔

(ب) جزو (ii)(الف) کی روشنی میں ٹی ایم اے کی بھرپور کوشش ہے کہ ذرائع مواصلات کے دستیاب ہونے کے بعد علاقے میں ٹی ایم اے کا ہیڈ کوارٹر قائم کرے مگر موجودہ ملکی صورتحال اس بات کی متقاضی ہے کہ بہتر سیکورٹی کی یقین دہانی کی بنیاد پر قبائلی

علاقوں میں دفتر قائم کیا جاسکتا ہے اور علاقے کے لوگ بھی قبائلی علاقے میں سیکورٹی خدشات کے پیش نظر تحصیل ہیڈ کوارٹر کو ڈیرہ غازی خان میں ہی رکھنے کی خواہش مند ہیں۔

(ج)بہتر ذرائع مواصلات کی موجودگی اور خاطر خواہ سیکورٹی کی دستیابی کی صورت میں دفتر کا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔جس قدر حالات بہتری کی طرف مائل ہوں تو ٹی ایم اے کے دفاتر کا قیام بھی جلدی عمل میں لایا جا سکتا ہے جو کہ قبائلی عوام کی خواہشات کے پیش نظر متفقہ جگہ کے تعین کے بعد ہی ممکن ہے۔ حتمی تاریخ اور معقول سیکورٹی بہتر ذرائع مواصلات کی فراہمی پر موقوف ہے۔

(تاریخ وصولی جواب15-نومبر 2008)

لاہور۔بیگم کوٹ فضل پارک گلی نمبر 4 کے رہائشیوں کے مسائل

***820:سردار خالد سلیم بھٹی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیا یہ درست ہے کہ بیگم کوٹ فضل پارک (چھمبیاں والا کھوہ) لاہور گلی نمبر 4 درمیان سے بند ہے، جس کی وجہ سے دونوں طرف کے لوگوں کو دوسری گلیوں سے آنا پڑتا ہے؟

(ب)اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گلی کو درمیان سے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) یہ درست ہے کہ بیگم کوٹ فضل پارک (چھمبیاں والا کھوہ) لاہور گلی نمبر 4 درمیان سے بند ہے، گلی کا درمیان والا حصہ پرائیویٹ ملکیت ہے اور یہ شاہراہ عام نہ ہے۔

(ب) عوام کے مفاد کی خاطر بند گلی کو کھول دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2008)

لاہور۔گلی نمبر 4 فضل پارک، بیگم کوٹ میں سیوریج و سولنگ کے مسائل

***821:سردار خالد سلیم بھٹی:** کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیا یہ درست ہے کہ گلی نمبر 4 فضل پارک (چھمبیاں والا کھوہ) بیگم کوٹ میں سیوریج اور سولنگ مکمل طور پر نہیں لگایا گیا جس کی وجہ سے گلی میں سیوریج کا پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب)اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گلی میں سیوریج اور سولنگ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 جون 2008 تاریخ ترسیل 29 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف)درست ہے گلی نمبر 4 فضل پارک چھیمبیاں والا کھوہ بیگم کوٹ میں سیوریج اور سولنگ نہ لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے گلی میں سیوریج کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ب)مذکورہ گلی کا تخمینہ 250000روپے لگایا گیا ہے، منظوری کے لئے ریوائزڈ بجٹ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 10اکتوبر 2008)

اوکاڑہ، آبادی رسول پور سے چک حافظ لال چوک، دیپالپور سڑک کی تعمیر نو کا مسئلہ

*890: ملک نوشیر خان لنگڑیال: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ آبادی رسول پور سے چک حافظ لال چوک تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے ؟

(ب) مذکورہ سڑک جب سے بنی کتنی دفعہ مرمت ہوئی، اگر نہیں ہوئی تو کیوں ؟

(ج) حکومت مذکورہ سڑک کب تک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

(تاریخ وصولی 26جون 2008 تاریخ ترسیل 29جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ آبادی رسول پور سے چک حافظ لال تک سڑک جو کہ تقریباً 12کلومیٹر ہے اور 10فٹ چوڑی ہے قابل مرمت ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ تقریباً عرصہ دس سال سے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مرمت نہ ہو سکی۔ ضلعی حکومت نے پہلے بڑی اور اہم شاہرات کو ترجیح دی جن پر ٹریفک کا زیادہ رش ہے چونکہ سڑک ہذا ایک ذیلی سڑک ہے اس کو ماضی میں ترجیح نہ دی گئی۔

(ج) فنڈز کی دستیابی کے بعد سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 8ستمبر 2008)

پنجاب میں ایم سی سکولز کو محکمہ تعلیم کی تحویل میں دینے کا مسئلہ

*892: چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: کیاوزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم سی کے تعلیمی ادارہ جات میں پہلے ہی سٹاف کی کمی ہے، مزید برآں دو سال سے نئی بھرتی بھی نہ ہوئی ہے، کیا حکومت پنجاب ان ادارہ جات میں سٹاف کی کمی کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک سٹاف کی کمی پوری کی جائے گی ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادارہ جات کی عمارت / اثاثہ جات عرصہ دراز سے مرمت نہ ہونے کی وجہ سے شدید خستہ حالت میں ہیں، کیا حکومت ان ادارہ جات کی عمارات / اثاثہ جات کو محکمہ لوکل گورنمنٹ کی تحویل سے لیکر محکمہ تعلیم پنجاب کی تحویل میں دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 26جون 2008 تاریخ ترسیل 26جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

پنجاب کے تمام اضلاع سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) یہ درست ہے کہ ایم سی مدارس میں زیادہ تر سٹاف کی کمی ہے، لیکن کافی حد تک اس کمی کو دور کر دیا گیا ہے۔ تاہم بعض اضلاع میں حکومت کی جانب سے تبادلوں پر پابندی کی وجہ سے سٹاف کی کمی کو پورا نہ کیا جا سکا ہے لیکن اب گورنمنٹ کی نئی بھرتی پالیسی آ چکی ہے جس کے تحت اب نئی بھرتیاں ہو رہی ہیں اور جلد ہی اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ یہ ادارہ جات خستہ حالی میں تھے مگر اکثر اضلاع میں ان کی مرمت کر دی گئی ہے۔تاہم چند ایک اضلاع میں فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔فنڈز کی فراہمی پر مرمت کا کام بھی مکمل کر دیا جائے گا۔

جہاں تک ان ادارہ جات کی عمارات / اثاثہ جات کو محکمہ لوکل گورنمنٹ کی تحویل سے لے کر محکمہ تعلیم پنجاب کی تحویل میں دینے کا تعلق ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے ان تمام ادارہ جات کو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 شیڈول 1 کے تحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی تحویل میں دے دیا ہے۔لہذا ان اداراہ جات کو محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی تحویل میں دینے کا کوئی جواز نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15-نومبر 2008)

ضلع سرگودھا میں میونسپل کمیٹی کے زیر اہتمام چلنے والے سکولز محکمہ تعلیم کی تحویل میں دینے کا معاملہ

***896: چودھری عبدالرزاق ڈھلوں**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں اس وقت میونسپل کمیٹی کے مندرجہ ذیل سکول کام کر رہے ہیں؟

-1	ہائی سکول بوائز	2	گرلز	02	کل	4
-2	مڈل سکول بوائز	-	گرلز	03	کل	3
-3	پرائمری سکول بوائز	19	گرلز	13	کل	32
	کل بوائز	21	کل گرلز	18	میزان	39

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ادارہ جات میں کل 3057 طلبا اور 3285 طالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان مدارس میں چار بوائز P/S اور 03 گرلز سکول کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں جبکہ بیشتر ادارہ جات کی عمارات خطرناک حالت میں ہیں بیشتر سکولز کے کمرہ جات کی چھتیں نہ ہیں اور اکثر کی چاردیواری بھی گر چکی ہے جبکہ 17 بوائز اور 15 گرلز مدارس کی عمارت تو ہیں مگر یہ عمارات یا تو صوبائی حکومت کے رقبہ پر تعمیر شدہ ہیں یا پرائیویٹ زمین پر تعمیر شدہ ہیں اور ان میں بیشتر کی زمین محکمہ اوقاف کی ملکیت ہے اور تنخواہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ادا کر رہی ہے؟

(د) کیا حکومت ان ادارہ جات کو محکمہ بلدیات سے محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی تحویل میں دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 26 جون 2008 تاریخ ترسیل 26 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

ڈی سی او، سرگودھا سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں اس وقت میونسپل کمیٹی کے مندرجہ ذیل سکول کام کر رہے ہیں:-

-1	ہائی سکول بوائز	2	ہائی سکول گرلز	02	کل	4
-2	مڈل سکول بوائز	-	مڈل سکول گرلز	03	کل	3
-3	پرائمری سکول بوائز	19	گرلز	13	کل	32
	کل بوائز	21	کل گرلز	18	میزان	39

(ب) یہ درست ہے کہ ان ادارہ جات میں کل 3057 طلبا اور 3285 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ج) جزو "ج" درست ہے تاہم ڈی سی او صاحب سرگودھا منعقدہ میٹنگ مورخہ 2008-08-1 میں درج ذیل کمیٹی تشکیل دی۔

ای ڈی او (ایجوکیشن)

ای ڈی او (ایف اینڈ پی)

ڈی ایم پی (این ایل سی)

مذکورہ کمیٹی نے ایم سی مدارس کی خطرناک عمارات کا دورہ کیا اور ترجیحات / رپورٹ جناب ڈی سی او صاحب کو بھجوا دی ہے، جس کی منظوری آئندہ ہونے والی ڈی ڈی سی میٹنگ میں دی جائے گی۔

(د) حکومت نے ان تمام ادارہ جات کو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے شیڈول 1 کے تحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی تحویل میں دے دیا ہے، لہذا ان ادارہ جات کو محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی تحویل میں دینے کا کوئی جواز نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10- ستمبر 2008)

ضلع ناظم خوشاب کے صوابدیدی فنڈز و دیگر تفصیلات

*915: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ناظم کے صوابدیدی فنڈ کتنے ہوتے ہیں، ضلع ناظم خوشاب نے پچھلے تین سالوں میں اپنے صوابدیدی فنڈ کا استعمال کہاں کہاں کیا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) تحصیل ناظم کے صوابدیدی فنڈ کتنے ہوتے ہیں اور تحصیل ناظم خوشاب نے پچھلے تین سالوں میں اپنے صوابدیدی فنڈ کا استعمال کہاں کہاں کیا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ہر یونین کونسل کو ہر سال کتنا فنڈ ملتا ہے اور ضلع خوشاب کی 51 یونین کونسلز کو کتنا کتنا فنڈ ملا پچھلے تین سالوں کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2008 تاریخ ترسیل 2 اگست 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

(الف) ضلع خوشاب میں ضلع ناظم خوشاب کا کوئی صوابدیدی فنڈ نہ ہوتا ہے اور نہ ہی ضلع ناظم نے پچھلے تین سالوں میں اپنے صوابدیدی فنڈ کا کہیں استعمال کیا ہے۔

(ب) تحصیل خوشاب میں تحصیل ناظم خوشاب کا کوئی صوابدیدی فنڈ نہ ہوتا ہے اور نہ ہی تحصیل ناظم نے پچھلے تین سالوں میں اپنے صوابدیدی فنڈ کا کہیں استعمال کیا ہے۔

(ج) یونین کونسلز کو ملنے والی گرانٹ کی تفصیل ذیل میں پیش ہے:-

I- پچھلے تین سالوں 2005-06، 2006-07 اور 2007-08 میں ہر ماہ ہر یونین کونسل کو Goods Export Tax کی مد میں بالترتیب مبلغ /66000 روپے، /-91000 روپے اور /-105096 روپے کی گرانٹ ملتی رہی۔

II- پچھلے تین سالون 2005-06، 2006-07 اور 2007-08 میں ہر ماہ ضلع کی 51 یونین کونسل کو Goods Export Tax کی مد میں بالترتیب مبلغ /-3366000، /-4641000 اور /-5359910 روپے کی گرانٹ ملتی رہی۔

III- پچھلے تین سالوں میں ہر یونین کونسل کو Goods Export Tax کی مد میں سے مبلغ 3145151 روپے کی گرانٹ ملی ہے۔

IV- پچھلے تین سالوں میں ضلع خوشاب کی 51 یونین کونسل کو Goods Export Tax کی مد میں سے مبلغ -/160402752 روپے کی گرانٹ ملی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اکتوبر 2008)

ضلع راولپنڈی

***923: شوکت عزیز بھٹی:** کیا وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر یونین کونسل میں سیکرٹری یونین کونسل اور درجہ چہارم ملازمین کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو ضلع راولپنڈی میں کتنے سیکرٹری یونین کونسل اور درجہ چہارم ملازمین کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے نیز ان میں سے کتنے سیکرٹری یونین کونسل اس وقت اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور کتنے خدمات سرانجام نہیں دے رہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو سیکرٹری یونین کونسل اور درجہ چہارم ملازمین اپنی خدمات سرانجام نہیں دے رہے، انہیں ان کی خدمات سرانجام دینے سے روکا گیا ہے؟

(د) کیا ان تمام سیکرٹری یونین کونسلوں اور درجہ چہارم ملازمین کو اب تک ان کی خدمات کے صلہ میں تنخواہیں دی جارہی ہیں یا نہیں؟

(ہ) کیا جن سیکرٹری یونین کونسلوں اور درجہ چہارم ملازمین کو کنٹریکٹ کے مطابق اپنی خدمات سرانجام دینے سے روکا گیا، انھیں تنخواہیں وغیرہ دی گئی ہیں یا نہیں، اگر جواب نہ میں ہے تو ان کا قصور کیا ہے؟

(و) کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل سیکرٹریز اور درجہ چہارم ملازمین کو ان کی کنٹریکٹ کے مطابق خدمات سرانجام دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے نیز جو اسامیاں خالی ہیں، ان پر انہیں لگایا جائے گا یا نہیں؟

(ز) مذکورہ بالا سیکرٹریز یونین کونسل اور درجہ چہارم ملازمین کو گزشتہ پانچ چھ ماہ کی تنخواہ دی جائے گی یا نہیں؟ جب سے ان کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے؟

(ک) اگر جواب نہ میں ہے تو کیا یہ رولز کی خلاف ورزی نہ ہے؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2008 تاریخ ترسیل 26 جولائی 2008)

جواب

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

(الف) سیکرٹری یونین کونسل کی 45 فیصد آسامیوں پر بھرتی کی گئی تھی، جب کہ درجہ چہارم ملازمین کی تمام خالی آسامیوں پر بھرتی کی گئی تھی۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں 105 سیکرٹری یونین کونسل 204 نائب قاصد/چوکیدار بھرتی کئے گئے تھے، اس وقت 102 سیکرٹری یونین کونسل اور 200 درجہ چہارم ملازمین اپنی خدمات یونین کونسلز میں سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) اس قسم کا کوئی کیس دفتر ڈی او (سی او) راولپنڈی کے نوٹس میں نہ ہے۔ اس سلسلہ میں یونین سیکرٹریز سے بذریعہ ٹیلی فون رپورٹ لینے پر انہوں نے بتایا کہ ان کے نوٹس میں بھی اس قسم کا کوئی کیس نہ ہے۔ کسی ملازم کو اس کی حاضری رپورٹ کے بعد خدمات سرانجام دینے سے نہیں روکا گیا۔

(د) تنخواہوں کی ادائیگی یونین کونسل اپنے فنڈز سے کرتی ہے اور تنخواہ کا ریکارڈ بھی وہی مرتب کرتے ہیں۔اس سوال کا جواب بھی ٹیلی فون یونین سیکرٹریز سے لیا گیا۔ انہوں نے تصدیق کی ہے کہ جن ملازمین نے یونین کونسل میں حاضری رپورٹ بروقت دی تھی ان کو باقاعدگی سے تنخواہ دی جارہی ہے۔

(ہ) دفتر ڈی او (سی او) راولپنڈی نے ملازمین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا تھا اور جگہ تعیناتی کے آرڈر جاری کئے تھے لہذا کسی ملازم کی تنخواہ روکنے کا معاملہ دفتر ہذا کے نوٹس میں نہ ہے اور نہ ہی دفتر ہذا سے کسی ملازم کی تنخواہ روکنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔

(و) حکومت مذکورہ سیکرٹریز یونین کونسل اور ملازمین درجہ چہارم کو ان کے کنٹریکٹ کے مطابق خالی آسامیوں پر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ز جن ملازمین کو جگہ تعیناتی پر بھیجا گیا اور جنہوں نے اپنی حاضری بروقت دے دی تھی ان کو متعلقہ یونین کونسل تنخواہیں ادا کررہی ہے،اس کے علاوہ اگر کسی ملازم نے جائے تعیناتی پر بروقت حاضری نہ دی ہے تو اس کو یونین کونسل تنخواہ نہیں دے سکتی۔

(ک) اگر کسی فرد نے جائے تعیناتی پر مقررہ وقت پر حاضری نہ دی ہے اور وہ اتنا عرصہ گزرنے کے بعد تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ کرتا ہے تو یہ امر قانون کے خلاف ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10اکتوبر 2008)

لاہور — مقصود احمد ملک

17نومبر 2008 — سیکرٹری